مولانا محمد رمضان یوسف سلفی

خرافات محرم

بریلی کے اعلیٰ حضرت کی نظر میں

محرم الحرام کی آمد کے ساتھ ہی بدعات و خرافات کا بازار گرم ہوجاتا ہے اور ہر طرح سے جانے انجانے اس ماہ مقدس ومحترم کے تقدس کو پامال کیا جاتا ہے۔ دس محرم کو نبی علیہ السلام کی روزہ رکھنے کی سنت کی مخالفت کرتے ہوئے حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے نام کی پانی کی سبیلیں لگائی جاتی ہیں، مٹی کی کچی ٹھوٹھیوں میں چائے چاول، حلوہ، کھیر اور سویاں وغیرہ بھر کر ختم شریف دلا کر تقسیم کی جاتی ہیں۔ بازاروں میں سڑکوں کے کنارے کھڑے ہوکر، رسہ کشی کا مظاہرہ کرتے ہوئے لوگوں کو روک کر نیاز حسینؓ کیلئے روپے اکٹھے کئے جاتے ہیں۔ اور اگر کوئی بیچارہ انکار کردے تو اس پر وہابی ہونے کی چھاپ لگائی جاتی ہے۔ عشرہ محرم میں سیاہ کپڑے پہنے جاتے ہیں، سوگ کی محافل بپا کی جاتی ہیں۔ شادی بیاہ جیسی عبادات و معاملات کی ممانعت کردی جاتی ہے۔ اور مرثیہ خوانی کو فروغ دیا جاتا ہے۔ ایسی حرکات اگر شیعہ دوستوں سے سرزد ہوں تو بات پھر بھی کچھ سمجھ میں آتی ہے۔ لیکن عجیب مسئلہ ہے کہ ہمارے سنی بریلوی دوست بھی یہ تمام غیر شرعی امور بجا لاتے ہیں۔ شہری حدود میں معاملہ تو یہاں تک ہی رہتا ہے لیکن جشن بہاراں مع چراغاں تو قبرستان میں ہوتا ہے۔ بالخصوص دس محرم کو تو قبرستان، قبرستان لگتا ہی نہیں بلکہ یوں محسوس ہوتا ہے جیسے کسی میلہ کا انعقاد کیا گیا ہو۔ مسلمان خواتین بڑے اہتمام سے بن سنور کر زیب و آرائش سے گیت گاتے ہوئے قبروں پر مٹی ڈالنے اور ان کی ٹیپ ٹاپ کیلئے جاتی ہیں۔ حیرت ہے کہ ان کے پیچھے کچھ منچلے، کچھ دل جلے نوجوان بھی جاتے ہوئے پائے جاتے ہیں اور شاید پھر وہ سب کچھ ہوتا ہے جس سے ماہ محرم کی حرمت پارہ پارہ ہوجاتی ہے۔ گویا

خوب بجھتی ہے دلوں کی پیاس ایسے دور میں

> افسوس اپنے آپ کو سنی کہلانے والے محرم الحرام میں بدعات ایجاد کرنے میں شیعہ سے پیچھے نہیں رہے۔

مسئلے کی نزاکت کو دیکھتے ہوئے ہم چند حوالے بریلوی دوستوں کی خدمت میں پیش کررہے ہیں۔ یہ ارشادات ان کے اعلیٰ حضرت شاہ احمد رضا خان بریلوی کے ہیں جو کہ بریلوی مذہب کے بانی مبانی ہیں۔ ان کے اعلیٰ حضرت کی یہ باتیں بریلوی دوستوں کے لئے لمحہ فکریہ کا باعث ہیں، کیونکہ بریلوی دوستوں کی موجودہ حالت کو دیکھتے ہوئے ہم یقین سے کہہ سکتے ہیں کہ یہ اپنے اعلیٰ حضرت کی تعلیم سے منحرف ہوگئے ہیں۔ اور اس کا مشاہدہ ماہ محرم میں بریلوی دوستوں کے خود ساختہ افعال سے بخوبی کیا جاسکتا ہے۔

اب ہم چند حوالہ جات قارئین اور بریلوی دوستوں کی خدمت میں پیش کرتے ہیں ملاحظہ فرمائیں:۔۔۔۔۔اعلیٰ حضرت کیا فرماتے ہیں۔

مرثیہ خوانی میں شرکت:

مرثیہ خوانی کا تعلق اگرچہ براہ راست شیعہ حضرات سے ہے لیکن مشاہدہ ہے کہ بریلوی دوست بھی کثرت سے ان محافل میں شرکت کرتے ہیں اور صحابہ کرامؓ پر طعن وتشنیع سے لبریز خرافات کو سنتے ہیں۔ اس سے نہ صرف یہ کہ ایمان کمزور ہوتا ہے بلکہ حریفوں کو بھی تقویت ملتی ہے۔ جناب احمد رضا بریلوی صاحب سے پوچھا گیا کہ۔ محرم شریف میں مرثیہ خوانی میں شرکت جائز ہے یا ناجائز؟

جواب ناجائز ہے وہ مناہی ومنکرات سے پر ہوتے ہیں۔ (عرفان شریعت حصہ اول ص 16)

> بریلوی حضرات شیعہ کی مجالس میں شامل ہوکر اپنے حب صحابہ اہل بیت کے دعوے کی نفی کر دیتے ہیں

ایک اور موقع پر حضرت بریلوی سے پوچھا گیا کہ...... کیا حکم ہے اہل شریعت کا اس مسئلے میں کہ رافضیوں کی مجلس میں مسلمانوں کو جانا اور مرثیہ سننا، ان کی نیاز کی چیز لینا، خصوصا آٹھویں محرم کو جب ان کے یہاں حاضری ہوتی ہے، کھانا جائز ہے یا نہیں؟ محرم میں بعض

مسلمان ہرے رنگ کے کپڑے پہنتے ہیں اور سیاہ کپڑوں کی بابت کیا حکم ہے بینوا توجروا۔

جواب

جانا اور مرثیہ سننا حرام ہے ان کی نیاز کی چیز نہ لی جائے۔ ان کی نیاز، نیاز نہیں اور وہ غالبا نجاست

> **شیعہ سے نیاز کی چیز نہ لی جائے کیونکہ وہ نجاست سے خالی نہیں ہوتی**

سے خالی نہیں ہوتی۔ کم از کم ان کے ناپاک قلتین کا پانی تو ضرور ہوتا ہے اور وہ حاضری سخت ملعون ہے۔ اور اس میں شرکت موجب لعنت ہے۔ محرم میں سیاہ اور سبز کپڑے علامت سوگ ہیں اور سوگ حرام ہے۔ خصوصا سیاہ کہ شعار رافضیان نیام ہے۔ (احکام شریعت حصہ اول ص126)

مزید پوچھا گیا کہ..... کیا فرماتے ہیں علمائے دین وخلیفہ مرسلین مسائل ذیل میں۔ بعض اہلسنت و جماعت عشرہ محرم میں نہ تو دن بھر روٹی پکاتے ہیں اور نہ جھاڑوں دیتے ہیں کہتے ہیں کہ بعد دفن تعزیہ روٹی پکائی جائے گی۔ ان دس دنوں میں کپڑے نہیں اتارتے۔ ماہ محرم میں شادی بیاہ نہیں کرتے۔

جواب

تینوں باتیں سوگ ہیں اور سوگ حرام ہے۔

(ایضاص 127)

ماہ محرم میں نکاح:

بریلوی دوست محرم الحرام میں نکاح کرنا بہت برا تصور کرتے ہیں۔ جب کہ حضرت بریلوی سے پوچھا گیا..... کیا محرم اور صفر میں نکاح کرنا منع ہے؟

ارشاد

نکاح کسی مہینے میں منع نہیں یہ غلط مشہور ہے۔

(ملفوظات اعلیٰ حضرت حصہ اول ص60)

تعزیہ بنانا اور اس پر نذرونیاز چڑھانا۔

سوال: تعزیہ بنانا اور اس پر نذر و نیاز کرنا، عرائض بامید حاجت براری لٹکانا اور بنیت بدعت حسنہ اس کو داخل حسنات جاننا کیا گناہ ہے؟

جواب

افعال مذکورہ جس طرح عوام زمانہ میں رائج ہیں بدعت سیئہ وممنوع و ناجائز ہیں۔ (رسالہ تعزیہ داری ص15)

اور صفحہ 11 پر لکھتے ہیں..... تعزیہ پر چڑھا ہوا کھانا نہ کھانا چاہئے اگر نیاز چڑھائیں یا چڑھا کر نیاز دیں تو بھی اس کے کھانے سے احتراز کریں۔

> **عورتوں کا قبرستان میں جانا صرف جائز، ناجائز کا مسئلہ ہی نہیں بلکہ لعنت کا موجب ہے۔**

تعزیہ دیکھنا:

اس کے متعلق حضرت بریلوی کا ارشاد ہے کہ..... تعزیہ آتا دیکھ کر اعراض وروگردانی کریں اس کی طرف دیکھنا ہی نہ چاہئے۔ (عرفان شریعت حصہ اول ص 15)

عورتوں کا قبرستان جانا:

ماہ محرم، بالخصوص عاشورہ محرم کے دنوں میں عورتیں اور نوجوان لڑکیاں قافلہ در قافلہ قبروں کی لیپا پوچی کیلئے جاتی ہیں۔ ان کے وہاں جانے سے جو فتنہ ظہور پذیر ہوتا ہے وہ کسی سے مخفی نہیں ہے۔ احمد رضا بریلوی عورتوں کے قبرستان جانے کے متعلق ارشاد فرماتے ہیں۔ کہ..... ویستحب زیارة القبور للرجال وتکرہ للنساء۔ اور زیارت قبور مردوں کیلئے مستحب اور عورتوں کیلئے مکروہ ہے۔ یعنی کفایہ شعبی پھرتا تارخانیہ میں ہے کہ امام قاضی سے سوال ہوا کہ عورتوں کا قبرستان جانا جائز ہے؟ فرمایا ایسی بات میں جائز ناجائز نہیں پوچھتے! یہ

> **تعزیہ کی طرف دیکھنا ہی نہیں چاہئے بلکہ اس سے اعتراض کرنا چاہیے**

پوچھو کہ اگر جائے گی تو اس پر کتنی لعنت ہوگی۔ خبردار جب وہ جانے کا ارادہ کرتی ہے اللہ اور فرشتے اس پر لعنت کرتے ہیں۔

اور جب گھر سے چلتی ہے تو سب طرف سے شیطان اسے گھیر لیتے ہیں اور جب قبر پر آتی ہے، میت کی روح اس پر لعنت کرتی ہے۔ اور جب پلٹتی ہے تو اللہ کی لعنت کے ساتھ پھرتی ہے۔) فتاویٰ افریقہ ص82)

قبر کو اونچا بنانا

اعلیٰ حضرت سے پوچھا گیا کہ.... قبروں کو اونچا بنانا کیسا ہے؟

ارشاد

خلاف سنت ہے۔ میرے والد صاحب اور والدہ ماجدہ، میرے بھائی کی قبریں دیکھئے ایک بالشت سے اونچی نہ ہوں گی۔ (ملفوظات اعلیٰ حضرت حصہ سوئم ص363)

ایک اور جگہ فرماتے ہیں کہ..... بلندی قبر میں حد شرع ایک بالشت ہے۔ (شفاء الوالہ ص10)

قبر پر چنائی کرنا یا نماز پڑھنا

اس مسئلہ میں حضرت بریلوی ان الفاظ میں فتویٰ صادر فرماتے ہیں کہ.....

قبر کے اوپر چنائی کرنا یا قبر پر بیٹھنا یا اس کی طرف نماز میں منہ کرنا سب منع ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے قبروں کو محل سجدہ قرار دینے سے منع فرمایا ہے۔

(جاری ہے)